

ہجرت نبی ﷺ (مولانا شیعی نعمانی)

01

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مُتَّبِعٌ	طرح طرح کے مختلف قسم کے	بوسہ گاہ	چومنے کی جگہ
مدار	انحصار، گردش کا دائرہ	آستانہ	چوکھٹ، دہیز، مرادگھر
تصوّف	ترکیہ نفس کا طریقہ، دل سے خواہشوں کو دور کر کے خدا کی طرف دھیان لگانا۔ علم معرفت	خلاق	خلقت کی جمع، مخلوقات، مراد انسان
بِرْجَنْجِی	بس انگلی	نوخیز	نیانیا، نیا آگا ہوا
غِنَائِیَت	موسیقیت	حرم	خانہ کعبہ، زنان خانہ
لَا تَحْزَنْ	غم نہ کرو	تجویز رکھا	قید رکھا
مَعَنَا	ہمارے ساتھ	ذہانے	منہ، دروازہ
تَرَّش	تیر دان، تیر کھنے کا تھیلا	کاؤشوں	کوششوں
فَال	ایک علم جس سے کسی کام کے ثابت یا منفی نتائج کا معلوم کیا جاتا ہے، شگون	روشناس	واقفیت، پہچان
سَقْمَگاروں	تکلیف دینے والے / ظالم	حافظ عالم	جهان کی حفاظت کرنے والا
غَرَم	ارادہ	دارالامان	اُمن دینے والا گھر مراد مددینہ
جَلَاطِن	وطن سے نکال دینا	گراں بہا	بہت فیتنی
بَثْ جانا	تقسیم ہو جانا	حسن جانا	زمین کے اندر گڑ جانا
آخِرَة	آخری رائے	مکرر	دوبارہ
مُحاَصِرَہ	حصار میں لے لینا، لگیرا و کرنا	ہمت پست کر دی	ہمت توڑ دی، ختم کر دی
مَعْيُوب	اچھانہ سمجھنا / بُرا / عیوب والا	امن	سلامتی
عَدَوَات	دشمنی	فرمان امن	سلامتی کا حکم
بَسْرِ خواب	سوئے کی جگہ، پنگ	ہمہ تن چشم انتظار	شدت سے انتظار کرنا / پورا وجود انتظار کرتی ہوئی آنکھ بن جانا
فَرْشُ غَل	پھولوں کی سچ / پھولوں کا فرش	ترے کے	صح سویرے / جب روشنی پھیل رہی ہو

ظاہری آثار / طور طریقہ / قریش کی جمیع	قرائیں	بیٹھا	فرزند
چھپ جانا	پوشیدہ ہو جانا	ارمان، شوق، آرزو، کسی چیز کے نہ ملے کی اک	حُرث
صح و شام کا وقت، جب نہ مکمل اندر ہوا ہوئے پوری روشنی	نُھٹ پٹا	بات کو مختصر بیان کرنا	امیجاز و اختصار

(بورڈ 16-2015ء) خلاصہ

مولانا شبلی نعمانی کا شمار اردو ادب کے ارکانِ خمسہ میں ہوتا ہے۔ وہ مشہور محقق، سیرت نگار اور شاعر تھے۔ سبق ہجرت نبویؐ ان کی کتاب ”سیرۃ النبیؐ“ سے لیا گیا ہے۔ اس مضمون میں انہوں نے دوران تبلیغ مکہ میں پیش آنے والی مشکلات کا تذکرہ کیا ہے اور ہجرت کے اسباب و واقعات بیان کیے ہیں۔ نبوت کا تیر ہواں سال شروع ہوا تو اکثر صحابہ کرامؐ مدینہ پہنچ چکے تھے۔ تبلیغ اسلام کے لیے مکہ میں پیش آنے والی مشکلات اور اہل مکہ کی سختیاں بڑھتی چلی جا رہی تھیں۔ نوبت یہاں تک آگئی کہ شمنوں نے آپ ﷺ کے قتل کا منصوبہ بنایا حالانکہ قریش مکنے والے اسباب حضورؐ کے پاس المانت کے طور پر رکھا ہوا تھا۔ خداوند کریمؐ کی طرف سے بذریعہ وحی آپ ﷺ کو مدینہ ہجرت کرنے کا حکم ہوا۔ آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو بلا یا اور فرمایا کہ مجھے ہجرت کا حکم ہو چکا ہے۔ آج رات تم میرے بستر پر سو جانا اور کل صحیح امامتی و اپس کر کے مدینہ آ جانا۔ حضرت علیؓ نے آپ ﷺ کا حکم سر آنکھوں پر لیا۔ کفار نے آپ ﷺ کے گھر کا حماصرہ کر لیا لیکن قدرت نے ان کو بے خبر کر دیا۔ آپ ﷺ ان کو سوتا چھوڑ کر گھر سے نکلے اور کعبہ کو دیکھ کر فرمایا ”مکہ! تو مجھ کو تمام دنیا سے زیادہ عزیز ہے لیکن تیرے فرزند مجھ کو رہنے نہیں دیتے“ حضرت ابو بکرؓ ساتھ لے کر غارِ ثور میں پناہی۔ صح قریش کی آنکھیں کھلیں تو رسول کریم ﷺ کی جگہ حضرت علیؓ کو بستر پر پا کر بہت براہم ہوئے اور کچھ دیر حضرت علیؓ کو حرم میں محبوس رکھا۔ بعد ازاں آپ ﷺ کی تلاش میں نکلے۔ دوسرا طرف رسول کریم ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ غار میں تھے۔ حضرت ابو بکرؓ کا بیٹا عبداللہؑ کر مکہ والوں کی منصوبہ بندی سے آگاہ کرتا رہتا۔ حضرت ابو بکرؓ کا غلام روزانہ شام کو آپ ﷺ کو دودھ دے جاتا جبکہ ابن ہشام کے مطابق حضرت ابو بکرؓ کی میٹی اسماءؓ آپ ﷺ کو کھانا دے کر آتیں۔ کفار آپ ﷺ کو ڈھونڈتے ہوئے غار تک آپنچھے۔ حضرت ابو بکرؓ پریشان ہوئے۔ فوراً آیت نازل ہوئی اور آپ ﷺ نے ابو بکرؓ سے کہا۔ ”گھبراو نہیں بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔“ قریش نے اشتہار دے دیا کہ جو کوئی حضرت محمد ﷺ اور ابو بکرؓ کو گرفتار کر کے لائے گا اسے ایک خون بہا کے برابر یعنی سوانح دیے جائیں گے۔ سراقد بن جحشم انعام کے لائچ میں نکلا۔ اس نے آپ ﷺ کو غار سے نکلتے دیکھ لیا۔ اس نے اُن پر حملہ کرنے کا شگون معلوم کرنے کے لئے فال نکالی جو صح نہ نکلی لیکن پھر بھی انعام کے لائچ میں آپ ﷺ پر حملہ کرنا چاہا لیکن اس کا گھوڑا اگھنوں تک زمین میں ڈھن گیا۔ اس واقعہ نے اس کی ہمت پست کر دی۔ اس نے آنحضرت ﷺ کے پاس آ کر امن کی تحریک کی دینے کی درخواست کی۔ آپ ﷺ نے قبول کر لی۔ حضرت ابو بکرؓ کے غلام عامر بن فہیر نے چڑے کے ایک ٹکڑے پر فرمان امن لکھ دیا۔ آپ ﷺ کی تشریف آوری کی خبر مدینہ پہنچ چکی تھی۔ اہل مدینہ ہر روز صحیح سوریے شہر سے باہر آ کر آپ ﷺ کا انتظار کرتے اور وقت دوپہر مایوس ہو کر لوٹ جاتے۔ ایک دن ایک یہودی نے قلعے سے دیکھا اور قرائیں سے پہچان کر پکارا۔ ”اہل عرب! تم جس کا انتظار کر رہے تھے وہ آگئی۔“ تمام شہر تکمیر کی آواز سے گونج اٹھا۔

اقتباس نمبر 1:

اس بنا پر جناب امیر حضرت علیؓ کو بلا کر فرمایا: ”مجھ کو ہجرت کا حکم ہو چکا ہے، میں آج مدینے روانہ ہو جاؤں گا، تم میرے پلٹنگ پر میری چادر اور ڈھنڈ کر سور ہو، صحیح کو سب کی امامتیں جا کر واپس دے آنا۔“ یہ سخت خطرے کا موقع تھا۔ جناب امیر کو معلوم ہو چکا تھا کہ قریش آپؐ کے قتل کا ارادہ کر رکھے ہیں اور آج رسول ﷺ کا بستر خواب قتل گاہ کی زمین ہے، لیکن فاتح حیر کے لیے قتل گاہ فرش گل تھا۔



خط کشیدہ الفاظ کے معانی:	بیق کا عنوان:	مصنف کا نام:	مولانا شبلی نعماںی
الفاظ	بیحرت نبوی ﷺ		
الفاظ	معانی	معانی	معانی
قتل گاہ	قتل کرنے کی جگہ، مقتل	فرش گل	پھولوں کا فرش
بیحرت	نقل مکانی کرنا، وطن چھوڑنا	فاتح خبر	خیرخیخ کرنے والا (حضرت علی کا لقب)

تشریح: جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور ﷺ کو بیحرت کا حکم ملا تو آپ نے حضرت علی بن ابی طالب کو بلا یا اور کہا کہ مجھے بیحرت کا حکم ملا ہے میں آج مدینہ چلا جاؤں گا۔ چونکہ قریش گھر کا گھیرا وکیے ہوئے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ مجھے قتل کروں۔ اگر انھیں خبر ہوئی کہ میرا بستر خالی ہے تو وہ میری تلاش میں نکل کھڑے ہوں گے۔ اس لیے آج رات تم میرے بستر پر میری چادر اوڑھ کر سوجانا تاکہ مکہ والے بھی انھیں میں سور ہا ہوں۔ صحیح جب تم بیدار ہو تو جن لوگوں کی امانتیں میرے پاس موجود ہیں انہیں واپس کر کے تم بھی مدینہ آ جاتا۔ اگر چہ کفار مکہ اعلان نبوت کے بعد حضور کے جانی دشمن بن چکے تھے پھر بھی اپنا قیمتی مال و اسباب حضور کے پاس امانت کے طور پر رکھواتے تھے۔ حضور کی صداقت اور امانت کا یہ حال تھا کہ اہل مکہ آپ کو "صادق" اور "امین" کے نام سے پکارتے تھے۔ حضور کو بھی قریش مکہ کی امانتوں کا اتنا احساس تھا کہ حضرت علیؑ کو تاکید کر رہے تھے کہ ان کی امانتیں واپس کرنے کے بعد مدینہ کے لیے روانہ ہونا۔ بیحرت کی رات آزمائش کی رات تھی۔ حضرت علیؑ کو معلوم ہو چکا تھا کہ قریش نعوذ باللہ حضور کے قتل کا ارادہ کر رکھے ہیں اس لیے آج کی رات حضور کا بستر مقتل کی زمین ہے۔ لیکن فاتح خبر کے لیے بستر رسول قتل گاہ نہیں بلکہ پھولوں کی تج تھی۔ اور اس کی وجہ یہ تھی حضرت علیؑ کا یقین تھا کہ اطاعت رسول میں اگر جان چلی بھی جائے تو حیات جاوداں حاصل ہو جانی ہے ویسے بھی زندگی تو اللہ کی امانت ہوتی ہے اور اللہ فرماتا ہے کہ "ہم نے اہل ایمان سے جنت کے بدے ایں کی جان، مال اور اولاد کو خرید لیا ہے۔"

اقتباس نمبر 2:

صحیح قریش کی آنکھیں کھلیں تو پلٹک پر آنحضرت ﷺ کی بجائے جناب امیر تھے۔ طالموں نے آپؑ کو پکڑا اور حرم میں لے جا کر تھوڑی دیر محبوس رکھا اور چھوڑ دیا۔ پھر آنحضرت ﷺ کی تلاش میں نکل۔ ڈھونڈتے ڈھونڈتے غار کے دہانے تک آگئے۔ آہٹ پا کر حضرت ابو بکرؓ غزدہ ہوئے اور آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہاب دشمن اس قدر قریب آگئے ہیں کہ اگر اپنے قدم پر ان کی نظر پڑ جائے تو ہم کو دیکھ لیں۔

بیق کا عنوان: بیحرت نبوی ﷺ مصنف کا نام: مولانا شبلی نعماںی

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	معانی
محبوں	آہٹ	قید میں رکھنا	غزوہ	دشمن	دُھکی، پریشان
محبوں کی آواز	آہٹ	قید میں رکھنا	غزوہ	دشمن	دُھکی، پریشان
عدو					

تشریح: حضور ﷺ جب مکہ سے مدینہ کے لیے روانہ ہونے لگے تو اللہ تعالیٰ نے قریش مکہ پر غفلت طاری کر دی تاکہ وہ حضور کو جاتے ہوئے نہ دیکھ پائیں۔ صحیح جب قریش بیدار ہوئے اور صحن رسول مقبول ﷺ میں پہنچ۔ بستر پر موجود فرد کے چہرے سے چادر ہٹائی تو دیکھا کہ حضور کے بجائے حضرت علیؑ بستر پر لیٹے ہوئے ہیں۔ ان طالموں نے حضرت علیؑ کو پکڑا اور حرم کعبہ میں لے جا کر قید کر دیا۔ تھوڑی دیر انھوں نے آپؑ کو دیکھ پاپندر کھا۔ لیکن جب یہ سمجھا کہ اس کا کوئی فائدہ نہیں تو انھوں نے حضرت علیؑ کو چھوڑ دیا اور حضور کی تلاش میں مکہ کی مختلف اطراف میں نکل کھڑے ہوئے۔ انھوں نے مکہ کے مشہور کھوچی کی خدمات حاصل کیں جو انھیں غار ثور کے دہانے تک لے آیا۔ لیکن غار کے دہانے پر مکڑی کے جاں کو دیکھ کر وہ سوچ میں پڑ گئے کہ اگر کوئی غار کے اندر جاتا تو جاں نے ٹوٹ جانا تھا۔ دوسری طرف کفار مکہ کے قدموں کی آہٹ پا کر حضرت ابو بکرؓ غمگین ہو گئے کہ کہیں یہ لوگ حضور کو نقصان پہنچانے میں کامیاب نہ ہو جائیں۔ انھوں نے حضور سے عرض کیا کہ دشمن اس قدر قریب آچکے میں کہ اگر وہ



اپنے قدموں کی طرف دیکھیں تو ہم لوگ ان کی نظر میں آ جائیں گے۔ حضور نے آپ کو تسلی دی کہ ”غم نہ کرو بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے“ چنانچہ کفار مکہ گوگو کی حالت میں وہاں سے رخصت ہو گئے۔

(بورڈ 2016ء)

اقتباس نمبر 3: تشریف آوری کی خبر مدینے میں پہلے پہنچ چکی تھی۔ تمام شہر ہمہ تن چشم انتظار تھا۔ معصوم بچے فخر اور جوش میں کہتے پھرتے تھے کہ پیغمبر ﷺ آرہے ہیں۔ لوگ ہر روز ترکے سے نکل نکل کر شہر کے باہر جمع ہوتے اور دوپہر تک انتظار کر کے حضرت کے ساتھ واپس چلے آتے۔ ایک دن انتظار کر کے واپس جا چکے تھے کہ ایک یہودی نے قلعے سے دیکھا اور قرآن سے پہچان کر پکارا: ”اہل عرب! تم جس کا انتظار کرتے تھے وہ آگیا۔“ تمام شہر بکیر کی آواز سے گونج ایٹھا۔

睡前 کا عنوان:	ہجرت نبوی ﷺ	مصنف کا نام:	مولانا شبیل نعماں
خط کشیدہ الفاظ کے معانی:	الفاظ	معانی	معانی
ہمہ تن	ہمہ تن	پوری توجہ سے، پورا وجود	قرآن
حضرت	ترکے	ارمان، کسی چیز کے نہ ملنے کی کمک	صحیح سویرے

سیاق و سبق:

سبق ہجرت نبوی میں مولانا شبیل نعماں نے رسول پاکؐ کی مکہ سے مدینہ ہجرت کے واقعات کو پیش کیا ہے۔ تیرہ نبوی کے آغاز تک اکثر صحابہ مدینہ پہنچ چکے تھے۔ کفار مکہ نے آپؐ کے قفل کا مخصوصہ بنایا۔ اللہ کی طرف سے بذریعہ وحی آپؐ گوہ ہجرت کا حکم ہوا۔ آپؐ نے حضرت علیؓ کو مطلع کیا اور رواہ ہو گئے۔ حضرت ابو بکرؓ کے ہمراہ غار ثور میں تین دن پناہی۔ سراقد بن حشمت نے تعاقب کیا لیکن تائب ہوا۔ تشریح طلب اقتباس اسی موقع سے لیا گیا ہے۔

تشریح: حضور کی مکہ سے مدینہ آنے کی خبر مدینے والوں کو پہنچ چکی تھی چنانچہ سارا شہر انتظار میں تھا کہ حضور کب پہنچتے ہیں انسانی فطرت ہے کہ جو شے یا شخص انسان کو اچھا لگتا ہو انسان چاہتا ہے کہ وہ اس کی نظر وہ کے سامنے موجود نہ ہو تو نکاہیں ہیں ہر دم اسے ڈھونڈتی ہیں۔ اہل مدینہ حضور کو دیکھنے کے لیے جسم انتظار بنے ہوئے تھے۔ چھوٹے معصوم بچے فخر اور جوش کے ساتھ کہتے پھرتے تھے۔ حضور تشریف لارہے ہیں لوگ روز صحیح سویرے مدینے سے باہر آ کر جمع ہو جاتے کہ آپؐ ﷺ کی وقت بھی تشریف لاسکتے ہیں اور ایسا نہ ہو کہ آپؐ آئیں اور آپؐ کا استقبال کرنے کو کوئی موجود نہ ہو۔ دوپہر تک یہ لوگ حضور کے انتظار میں بیٹھے رہتے اور پھر آپؐ کو دیکھنے کی حضرت لیے واپس پلٹ جاتے تھے۔ انتظار کا سلسہ لئی دن تک جاری رہا، ایک دن جب لوگ انتظار کر کے واپس جا چکے تھے تو ایک یہودی نے قلعے سے دیکھا اور اپنے علم کی بنیاد پر آنے والوں کی نشانیاں دیکھ کر بلند آواز سے پکارا کہ اہل عرب تم لوگ جس کا انتظار کر رہے تھے وہ آگیا ہے اہل مدینہ نے جب یہ سنا کہ انتظار کی گھڑیاں ختم ہو گئی ہیں ان کی محوب ہستی یعنی رسول خدا ﷺ مدینہ پہنچ گئے ہیں تو پورا شہر اللہ اکبر کی صدائیں سے گونج اٹھا، تکبیر کی یہ صدائیں عظمت الہی کا اعلان بھی تھیں اور ان میں اللہ کی اس عنایت کا شکر بھی موجود تھا کہ عالمین کی رحمت مدینہ والوں کو نصیب ہو چکی ہے۔

اقتباس نمبر 4:

کفار نے جب آپؐ کے گھر کا محاصرہ کیا اور رات زیادہ گزر گئی، تو قدرت نے ان کو بے خبر کر دیا۔ آنحضرتؐ ان کو سوتا چھوڑ کر باہر آئے، کبھی کو دیکھا اور فرمایا: ”مکہ! تو مجھ کو تمام دنیا سے زیادہ عزیز ہے، لیکن تیرے فرزند مجھ کو رہنے نہیں دیتے۔“ حضرت ابو بکرؓ سے پہلے قرارداد ہو چکی تھی۔ دونوں صاحب پہلے جبل ثور کے غار میں جا کر پوشیدہ ہوئے۔ یہ غار آج بھی موجود ہے اور بوسہ گاہ و خلافت ہے۔ (بورڈ 2015ء)



سبق کا عنوان:	ہجرت نبی ﷺ
خط کشیدہ الفاظ کے معانی:	الفاظ معانی
مصنف کا نام:	مولانا شبلی نعمنی
معانی:	لفاظ
محاصرہ:	گھیرا اور کرنا
پیارا:	عزیز
خالق:	بوسراہ خلاق
قرارداد:	وہ وعدہ جو طے پاجائے
خالق کے چونے کی جگہ:	بوسراہ خلاق

سیاق و سبق:

سبق ہجرت نبی میں مولانا شبلی نعمنی نے رسول پاک کی مکہ سے مدینہ ہجرت کے واقعات کو پیش کیا ہے۔ تیرہ نبوی کے آغاز تک اکثر صحابہ مدینہ پہنچ چکے تھے۔ کفار مکہ نے آپ کے قتل کا منصوبہ بنایا۔ اللہ کی طرف سے بذریعہ وحی آپ کو ہجرت کا حکم ہوا اور آپ نے حضرت علیؑ کو مطلع کیا۔ تشریع طلب اقتباس اسی موقع سے لیا گیا ہے۔ اقتباس کے بعد کے سبق میں ذکر ہے کہ آپ نے حضرت ابو بکرؓ کے ہمراہ تین دن غار نور میں پناہی۔ حضرت علیؑ سے مکہ میں باز پرس کی گئی۔ سراتہ بن جحشم نے تعاقب کیا لیکن تائب ہوا اور آپ مدینہ پہنچ گئے جہاں شدت سے انتظار ہو رہا تھا۔

تفصیل: ابو جہل کی اس تجویز کے بعد کہ حضور کو نعوذ باللہ قبل کر دیا جائے۔ کفار نے ایک دن شام کے وقت حضور کے گھر کو گھیر لیا۔ تاکہ جوں ہی موقع ملتے تو اپنا مقصد حاصل کر لیا جائے۔ لیکن رات زیادہ گزر گئی تو اللہ تعالیٰ نے کفار پر غفلت طاری کر دی وہ اپنی سدھ بدھ کھو بیٹھے۔ ان کے آس پاس کیا ہو رہا ہے؟ کون آرہا ہے؟ کون جا رہا ہے؟ انہیں کچھ خبر نہیں رہی تو حضور انھیں ستا چھوڑ کر باہر آئے۔ آپ کی نظر خانہ کعبہ پر پڑی تو آپ نے فرمایا ”مکہ! تو مجھ کو تمام دنیا سے زیادہ عزیز ہے لیکن تیرے فرزند مجھ کو رہنے نہیں دیتے“، ہر جاندار کو اپنی سر زمین سے محبت ہوتی ہے وہ نباتات ہوں، آبی خالقون ہوں، پرندے ہوں یا دوسرے جاندار کوئی نہیں چاہتا کہ اس کی سر زمین سے اس کے ڈلن سے دور جانا پڑے۔ حضور کو مکہ سے محض اس لیے محبت نہیں تھی کہ آپ کی زندگی کا بیشتر حصہ یہاں گزارتا ہے۔ حضور کو مکہ سے اس لیے بھی محبت تھی کہ یہاں کعبہ موجود تھا۔ یہ شہر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا آباد کیا ہوا تھا۔ لیکن مکہ والوں نے حضور کے لیے اس شہر کی زمین نگ کر دی۔ تو اللہ نے آپ کو ہجرت کا حکم دیا حضور مکہ سے نکلے، حضرت ابو بکرؓ سے پہلے ہی طے ہو چکا تھا چنانچہ وہ حضور سے آئے۔ دونوں ہستیاں مکہ کے نواحی میں موجود ثور پہاڑ کے قریب پہنچے اور وہاں موجود ایک غار میں جا کر چھپ گئے۔ اللہ کے حکم سے ایک مکڑی نے غار کے دہانے پر جالا بن دیا اور ایک کبوتری نے غار کے دہانے کے قریب اٹھا دے دی تاکہ تعاقب میں آئے۔ والے دونوں ہستیوں کو نہ پا سکیں۔ یہ غار آج بھی موجود ہے جسے خالق چوتی ہے اپنی عقیدت کے پھول نچحا درکرتی ہے۔

سوالات

سوال: 1 مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

(الف) ہجرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا مراد ہے؟

جواب: رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بحکم خداوندی تبلیغ دین کی خاطر مکہ سے مدینہ جانا ہجرت نبی ہے۔

(ب) رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت کے کون سے سال ہجرت فرمائی؟

جواب: رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت کے تیرھویں سال ہجرت فرمائی۔

(ج) حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کون ہی شخصیت مراد ہے؟

جواب: حضرت امیرؓ سے مراد حضرت علیؑ ہیں۔

(د) رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ نے حضرت علیؑ سے فرمایا ”مجھے ہجرت کا حکم ہو چکا ہے۔ آج رات تم میرے بستر پر سوچانا اور کل صبح انسانیں واپس کر کے مدینہ آ جانا۔“



(ه) حضرت امام رضا^{علیہ السلام} عنہا کون تھیں؟
 جواب: حضرت امام^{علیہ السلام} حضرت ابو بکر صدیق^{رض} کی بیٹی تھیں۔

(و) قریش نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرار کرنے کا کیا انعام مقرر کیا؟
 جواب: قریش نے آپ^{صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم} کو اور حضرت ابو بکر^{رض} کو فرار کرنے کا انعام سواست مقرر کیا۔

(ز) سراقد بن جحشم کیسے تائب ہوا؟
 (بورڈ 2015ء) (بورڈ 2017ء)

جواب: جب رسول^{صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم} یا کا پیچھا کرتے ہوئے سراقد بن جحشم کا گھوڑا زمین میں ڈھنس گیا تو وہ تائب ہوا۔
 سوال: مولانا شبیل نعمانی کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: مولانا شبیل نعمانی ضلع عظم گڑھ، قصبه بندول (بھارت) میں 1857ء میں پیدا ہوئے۔

سوال: مولانا شبیل نعمانی کس کالج میں استاد مقرر ہوئے؟

جواب: مولانا شبیل نعمانی علیگز ہکانج میں فارسی کے استاد مقرر ہوئے۔

سوال: مولانا شبیل نعمانی نے آرنلڈ کے ساتھ کن ممالک کا دورہ کیا؟

جواب: مولانا شبیل نعمانی نے آرنلڈ کے ساتھ مصر، شام، قسطنطینیہ اور دوسرے اسلامی ممالک کا دورہ کیا۔

سوال: مولانا شبیل نعمانی نے کون سا ادارہ قائم کیا؟

جواب: مولانا شبیل نعمانی نے عظم گڑھ میں ادارہ دار مصنفوں قائم کیا۔

سوال: شبیل کی تصنیف شرعاً جم^ل کتنی جلدیوں پر مشتمل ہے؟

جواب: شبیل کی مذکورہ تصنیف پانچ جلدیوں پر مشتمل ہے۔

سوال: اسلام کی طاقت کو روکنے اور حضرت محمد^{صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم} سے بازرگانی کے لئے کتنی آراء منظر عام پر آئیں؟

جواب: لوگوں نے تین آراء پیش کیں۔

i-. حضرت محمد^{صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم} کے ہاتھ پاؤں میں زنجیریں ڈال کر مکان میں بند کروادیا جائے۔

ii-. حضور^{صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم} کو جلاوطن کر دیا جائے۔

iii-. ہر قبیلے سے ایک شخص کا انتخاب ہو اور پورا مجعع بیک وقت تواروں سے (نوعہ باللہ) حضور^{صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم} کا خاتمه کر دے۔

سوال: کفار نے حضور^{صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم} کے آستانہ مبارک کا کب محاصرہ کیا؟

جواب: کفار نے حضور کے آستانہ مبارک کا جھٹ پٹے کے وقت پر محاصرہ کیا۔

سوال: حضور^{صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم} نے کے روائی کے وقت مکہ سے مخاطب ہو کر کیا فرمایا؟

جواب: آپ^{صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم} نے فرمایا ”مکہ! تو مجھ کو دنیا بھر سے زیادہ عزیز ہے لیکن تیرے فرزند مجھ کو یہاں رہنے نہیں دیتے۔“

سوال: لا تحزن ان الله معنا۔ کا ترجمہ لکھیے؟

جواب: گھبراؤ نہیں بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔



سوال: مدینہ پر مدینے والوں نے آپؐ کا استقبال کس انداز میں کیا؟

جواب۔ مدینہ والوں کا جوش دیدنی تھا حضور کے آنے کا سکریٹری شہر نہ تکمیل کی آواز سے گونج اٹھا۔

۲۔ متن کو مدنظر کئے ہوئے موزوں الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پر کریں۔

(الف) حافظ عالم نے مسلمانوں کو دارالامان کی طرف رُخ کرنے کا حکم دیا۔ (مک، مدینہ، طائف، یمن)

(ب) نبوت کا سال شروع ہوا اور اکثر صحابہؓ مدینے پہنچ چکے تو وحی الٰہی کے مطابق آنحضرت ﷺ نے بھی مدینے کا عزم فرمایا۔

(بارھواں، دسوال، ٹیرھواں، پندرھواں)

(ج) اس وقت بھی آپ ﷺ کے پاس بہت سی جمع تھیں۔ (تلواریں، امانتیں، بھجوریں، نعمتیں)

(د) کو معلوم ہو چکا تھا کہ قریش آپ ﷺ کے قتل کا ارادہ کر چکے ہیں۔ (بورڈ 2017ء)

(جناب ابو بکرؓ، جناب عمرؓ، جناب امیرؓ، جناب عثمانؓ)

(ه) سے پہلے قرارداد ہو چکی تھی۔ (حضرت عمرؓ، حضرت زیدؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابو بکرؓ)

(و) اسی طرح راتیں غار میں گزاریں۔ (بورڈ 2015ء) (✓ تین، چار، پانچ، سات)

سوال 3: درج ذیل بیانات میں سے درست کی نشاندہی (✓) اور غلط کی نشاندہی (✗) سے کریں۔

(✓) دعوتِ حق کے جواب میں ہر طرف سے تلواری جھنکاریں سنائی دے رہی تھیں۔

(✗) حافظ عالم نے مسلمانوں کو دارالامان جہشی کی طرف رُخ کرنے کا حکم دیا۔

(ج) نبوت کے تیرھوں سال اکثر صحابہؓ مدینے پہنچ چکے تھے۔

(د) سب لوگوں نے ایک ہی رائے پیش کی۔

(ه) اہلِ عرب زنانہ مکان کے اندر گھنسنا میعوب سمجھتے تھے۔

(و) فاتحِ خیر کے قتل گاہ فرش گل تھا۔

(ز) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا غلام رات گئے، بکریاں چڑا کر لاتا۔

(ح) حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا گھر سے کھانا پاک کر غار میں پہنچا آتی تھیں۔

(ط) صح قریش کی آنکھیں کھلیں تو پانگ پر آنحضرت ﷺ کے جناب امیر تھے۔

(ی) بنی کریم ﷺ کی تشریف آوری کی خبر مدینے میں پہلے پہنچ چکی تھی۔

سوال 4: کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) کے متعلق الفاظ سے ملائیں۔

کالم (ج)	کالم (ب)	کالم (الف)
مدینہ	جنکاریں	دارالامان
امانت	فرش گل	دیانت
فرش گل	چشمِ انتظار	قتل گاہ
چشمِ انتظار	امانت	ہمت
جنکاریں	مدینہ	تلوار



سوال 5: سبق بھرت نبی ﷺ کا خلاصہ تحریر کریں۔

جواب: دیکھئے خلاصہ سبق۔

سوال 6: درج ذیل الفاظ و تراکیب کا تلفظ اعراب کی مدد سے واضح کریں۔

حافظ عالم۔ وجود اقدس۔ دار الامان۔ قبائل۔ محاصرہ۔ عداوت۔ بوسہ گاہ۔ خلائق۔ قتل گاہ۔ فرش گل۔

رج: حَافِظُ عَالَمٌ - وُجُودٌ أَقْدَسٌ - دَارُ الْأَمَانٍ - قَبَائِلُ - مُحَاصِرَةٌ - عَدَاوَةٌ - خَلَائِقٌ - قَتْلٌ گاہ۔ فُرْشٌ گل۔

سوال 7: درج ذیل کے معانی لکھیں اور جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	معانی	جملے
دعوت حق	حق کی دعوت	نبی پاک ﷺ نے دعوت حق کے دوران میں انتہائی مصائب کا سامنا کیا۔
هدف	نشان	کفار کے ظلم و تم کا ہدف نبی پاک ﷺ کی ذات تھی۔
معیوب	عیب والا/برا	قریش مکان کے زنانہ حصے میں داخل ہونا معیوب سمجھتے تھے۔
ترکش	تیر کھنے کا تھیلا	سراقہ نے ترکش سے فال کا تیر نکالا تو جواب میں ”نہیں“ آیا۔
خون بہا	خون کا بدله	کفار نے حضور ﷺ کی گرفتاری / قتل پر ایک خون بہا کے برابر انعام مقرر کیا۔

سوال 8: جمع کے واحد اور واحد کی جمع لکھیں۔

واحد	جمع	جمع	واحد
جھنکار	جھنکاریں	اہداف	هدف
رائے	رأییں	زنجیریں	زنجر
		قبائل	قبیلہ

Free ILM .Com
کثیر الامتحابی سوالات

مولانا شبیل نعمانی قصبہ بندول ضلع اعظم گڑھ میں کب پیدا ہوئے؟

- 1

(A) ۱۸۵۰ء (B) ۱۸۵۲ء (C) ۱۸۵۶ء (D) ۱۸۵۷ء

مولانا شبیل نعمانی نے ادارہ قائم کیا۔

- 2

(A) دارالکتب (B) دارالصلام (C) دارالرصنفین (D) دارالحیث

شبیل نعمانی کی شہرت کی وجہ ہے۔

- 3

(A) نظم (B) نثر (C) غزل (D) کالم نگاری

مولانا شبیل نعمانی کا سفرنامہ ہے۔

- 4

(A) سفرنامہ روم و شام (B) سفرنامہ هند (C) سفرنامہ مصر (D) سفرنامہ مصر

مولانا شبیل نعمانی نے وفات پائی۔

- 5

(A) ۱۹۱۳ء (B) ۱۹۱۵ء (C) ۱۹۱۶ء (D) ۱۹۲۳ء



- سبق "ہجرت نبوی ﷺ" کے مصنف ہیں۔ -6
 (A) مولانا محمد علی جوہر (B) مولانا شبلی نعmani (C) سید سلیمان ندوی (D) مولانا شبیر احمد
- سبق "ہجرت نبوی ﷺ" مخوذ ہے۔ -7
 (A) سیرت ہشام (B) الفاروق (C) سیرۃ النبی ﷺ (D) رحمت دو عالم
- ہجرت کا حکم ہوا۔ -8
 (A) خدا کی طرف سے (B) مکہ والوں کی طرف سے (C) قریش کی طرف سے (D) اہل عرب کی طرف سے
- جب ہجرت کا حکم ہوا تو اعلان نبوت کو گزر چکے تھے۔ -9
 (A) دس سال (B) بارہ سال (C) تیرہ سال (D) چودہ سال
- شبلی نعmani کے والد کا نام تھا؟ -10
 (A) شیخ مطیع اللہ (B) شیخ عجیب اللہ (C) شیخ رفیع اللہ (D) شیخ انعام اللہ
- رسول کریم ﷺ کے قتل کا مشورہ دیا۔ -11
 (A) ابو جہل نے (B) ابو سفیان نے (C) ابو لہب نے (D) ابو قافلے نے
- رسول کریم ﷺ کے خلاف سازش میں ہر قبیلے سے افراد منتخب کیے گئے۔ -12
 (A) ایک (B) دو (C) تین (D) چار
- اہل عرب معیوب سمجھتے تھے۔ -13
 (A) چوری کرنا (B) شراب نوشی (C) امانت میں خیانت کرنا (D) زنانہ مکان میں داخل ہونا
- عرب والے آپ ﷺ کے پاس رکھواتے تھے۔ -14
 (A) درہم (B) دینار (C) امانتیں (D) مال و وزر
- آپ ﷺ نے بتایا کہ مجھے ہجرت کا حکم ہو چکا ہے۔ -15
 (A) حضرت عمر فاروقؓ کو (B) حضرت اسامہؓ کو (C) حضرت علیؓ کو (D) حضرت حذیفہؓ کو
- آپ ﷺ نے اپنے بستر پر سونے کا حکم دیا۔ -16
 (A) حضرت ابو بکرؓ کو (B) حضرت علیؓ کو (C) حضرت عمرؓ کو (D) حضرت عثمانؓ کو
- ہجرت کی شب رسول کریم ﷺ کا بستر تھا۔ -17
 (A) خطراک جگہ (B) قتل گاہ کی زمین (C) کانٹوں کی تج (D) پھولوں کی تج
- حضور اکرم ﷺ نے امانتیں واپس کرنے کی ذمہ داری سونپی۔ -18
 (A) حضرت ابو بکرؓ کو (B) حضرت عمرؓ کو (C) حضرت عثمانؓ کو (D) حضرت علیؓ کو
- فاتح خیر کے لیے قتل گاہ تھا۔ -19
 (A) فرش آرام (B) فرش گل (C) فرش زینت (D) پھولوں کی تج
- کفار کو بے خبر کر دیا۔ -20
 (A) دشمنوں نے (B) قاتل نے (C) قریش نے (D) قدرت



- 21- رسول کریم ﷺ نے فرمایا مجھے تمام دنیا سے زیادہ عزیز ہے۔
 (A) مکہ (B) مدینہ (C) عرب (D) شام
- 22- دورانِ ہجرت ساتھ جانے کی قرارداد ہوئی۔
 (A) حضرت ابو بکرؓ سے (B) حضرت عمرؓ سے (C) حضرت عثمانؓ سے (D) حضرت علیؓ سے
- 23- حضور ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ مکہ سے روانہ ہو کر سب سے پہلے پوشیدہ ہوئے۔
 (A) غارہ رامیں (B) وادی طوبی میں (C) وادی نیوا میں (D) جبل ثور کے غار میں
- 24- آپ ﷺ تک قریش کی خبریں پہنچاتے۔
 (A) حضرت علیؓ (B) حضرت عثمانؓ (C) حضرت ابو بکرؓ کے بیٹے عبداللہ (D) حضرت عمرؓ
- 25- حضرت ابو بکرؓ کا غلام فراہم کرتا۔
 (A) دودھ (B) غذا (C) کھجوریں (D) گوشت
- 26- ابن ہشام کے مطابق آپ کو کھانا پہنچا کر آتیں۔
 (A) حضرت اسماءؓ (B) حضرت خدیجؓ (C) حضرت فاطمہؓ (D) حضرت عائشہؓ
- 27- آپ ﷺ نے غار میں راتیں گزاریں۔
 (A) پانچ (B) دو (C) تین (D) چار
- 28- مکہ والوں نے حضور ﷺ کو نہ پا کر حضرت علیؓ کو مجبوس رکھا۔
 (A) مکہ میں (B) مدینہ میں (C) طائف میں (D) حرم میں
- 29- حضرت ابو بکرؓ تمزدہ ہوئے۔
 (A) مکہ چھوڑنے پر (B) ہجرت کرنے پر (C) دشمن کے غارتک پہنچ جانے پر (D) گھر چھوڑنے پر
- 30- رسول کریم ﷺ اور ابو بکرؓ کی گرفتاری پر انعام مقرر کیا گیا۔
 (A) دس اونٹ (B) سو اونٹ (C) سو اونٹ (D) دو سو اونٹ
- 31- غار سے نکلنے کے بعد آپ ﷺ کا چیخھا کیا۔
 (A) ابو جہل نے (B) سراقة بن جحش نے (C) عمر بن ہشام نے (D) ابو لهب نے
- 32- سراقة بن جحش آپ ﷺ تک کیوں نہ پہنچ سکا؟
 (A) لاجئ کی وجہ سے (B) گھوڑا آگے نہ بڑھا (C) گھوڑا میں میں ڈنس گیا (D) اپنی موت کے خوف سے
- 33- حضور ﷺ نے سراقة بن جحش سے سلوک کیا۔
 (A) معاف کر دیا (B) قتل کر دیا (C) امن کی تحریر لکھ دی (D) قید کر دیا
- 34- سراقة بن جحش کے لیے فرمان امن لکھا۔
 (A) حضرت ابو بکرؓ نے (B) رسول کریم ﷺ نے (C) حضرت عثمانؓ نے (D) عامر بن فہرہ نے



- 35۔ اہل مدینہ آپ کا انتظار کب سے دوپہر تک کرتے تھے۔
(D) ساری رات انتظار کرتے (C) شام سے (A) تڑکے سے (B) دوپہر سے
مولانا شبیل نعمانی علی گڑھ کالج میں استاد مقرر ہوئے۔ -36
- (D) کیمسٹری کے (C) انگریزی کے (A) اردو کے (B) فارسی کے
رسول کریم ﷺ کے مدینہ آنے کی خبر دی۔ -37
- (D) اہل مکہ نے (C) ایک یہودی نے (A) حضرت ابو بکرؓ نے (B) حضرت عمرؓ نے
یہودی نے آپ ﷺ کو دیکھا۔ -38
- (D) میدان سے (C) قلعے سے (B) پہاڑی سے (A) گھر سے
یہودی نے آپ ﷺ کو پہچانا۔ -39
- (D) کسی کے بتانے پر (C) شکل و صورت سے (B) قرآن سے (A) لباس سے
حضرت امیرؓ سے مراد ہیں۔ -40
- (D) حضرت عثمانؓ (C) حضرت ابو بکرؓ (B) حضرت علیؓ (A) رسول کریم ﷺ

جوابات

نمبر شمار	جواب								
1	D	2	B	3	B	4	B	5	A
5	A	6	A	7	B	8	C	9	B
9	B	10	B	11	A	12	A	13	C
13	D	14	C	15	C	16	C	17	B
17	B	18	D	19	B	20	B	21	C
21	A	22	A	23	D	24	D	25	A
25	A	26	A	27	A	28	C	29	C
29	C	30	C	31	B	32	B	33	D
33	C	34	D	35	A	36	A	37	B
37	C	38	C	39	B	40	B		